اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ

امیرُ المومنین خلیفۃ المسلمین

جانشین پیغمبرؐ رفیق غار و مزار

حضرت سیدنا

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

دُنیا بھر کے مسلمانوں کے عظیم پیشوا، خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حالات و واقعات پر مشتمل انتہائی خوبصورت اور مختصر مجموعہ

ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جانشین رسولؐ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

کا ایک یادگار خطبہ

منصب خلافت سنبھالنے کے بعد فرمایا:

"لوگو! میں تمہارا امیر بنایا گیا ہوں حالانکہ میں تم میں سب سے بہتر انسان نہیں ہوں اگر میں ٹھیک راہ پر چلوں تو میری اطاعت کرنا اگر کج روی اختیار کروں تو مجھے سیدھا کر دینا۔"

سچائی امانت ہے اور جھوٹ خیانت' تمہارا ضعیف فرد بھی میرے نزدیک اس وقت تک قوی ہے جب تک اس کا حق نہ دلوا دوں اور تمہارا قوی شخص بھی میرے نزدیک اس وقت تک ضعیف ہے جب تک دوسرے کا حق اس سے واپس نہ لے لوں۔

یاد رکھو کہ! جو قوم جہاد فی سبیل اللہ کو ترک کر دیتی ہے۔ اسے خدا رسوا کر دیتا ہے اور جس قوم میں بدکاری پھیلتی ہے اس کو خدا مصائب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ سنو! اگر میں خدا اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کروں تو تم بھی میری اطاعت کرنا اور اگر میں خدا اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کروں تو تم پر بھی میری اطاعت لازم نہیں۔

لشکر اسامہ رضی اللہ عنہ کو روانہ کرتے وقت فرمایا:

"دیکھو خیانت نہ کرنا مال غنیمت میں غبن نہ کرنا۔ بے وفائی و عہد شکنی سے باز رہنا۔

مثلہ نہ کرنا' عورتوں' بچوں' بوڑھوں کو قتل نہ کرنا' ہرے بھرے اور پھل دار درختوں کو نہ کاٹنا' کھانے کے علاوہ بیکار کسی جانور کو ذبح نہ کرنا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ابتدائی حالات

خاندان:- آپؓ کا پہلا نام عبدالکعبہ تھا۔ آنحضرت ﷺ نے تبدیل کر کے عبداللہ رکھ دیا کنیت ابوبکر تھی۔ والد کا نام عثمان اور کنیت ابو قحافہ تھی۔

حضرت ابوبکرؓ قریش کے قبیلہ بنی تیم کے چشم و چراغ تھے۔ آپؓ کا خاندان عرب میں اعلیٰ وجاہت کا حامل تھا۔ نسبی شرافت میں بنی تیم کے افراد کسی سے کم نہ تھے۔ آپؓ کا شمار اشراف قریش میں ہوتا تھا۔ ایک جد امجد مرہ بن کعب بن لوی القرشی پر پہنچ کر آپؓ کا سلسلہ نسب آنحضرت ﷺ سے جا ملتا ہے۔

شجرہ نسب:- عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد تیم بن مرہ بن کعب بن لوی القرشی۔

پیدائش:- آپؓ کی پیدائش سنہ ۵۷۳ء میں واقعہ فیل سے تین سال بعد ہوئی۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپؓ کے خاندان کی چار نسلیں اسلام سے مشرف ہوئیں۔ والد' والدہ' خود' اولاد' پوتے' نواسے سب نے آنحضرت ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا۔

لقب:- آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ آپؓ کو فرمایا (ابوبکر عتیق اللہ من النار) ابوبکرؓ جہنم کی آگ سے آزاد ہے۔ اسی وقت سے آپؓ عتیق کے لقب سے مشہور ہوگئے۔

بیویاں اور اولاد

(1) قتیلہ بنت سعد رضی اللہ عنہا: ان سے آپؓ کے صاحبزادے عبداللہؓ اور صاحبزادی حضرت اسماءؓ پیدا ہوئیں۔ آپؓ کے صاحبزادے عبداللہؓ غزوہ طائف میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے۔ ان کی وفات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوئی۔ ان کی اولاد میں اسمٰعیل پیدا ہوئے، جو بچپن میں فوت ہو گئے تھے۔ حضرت اسماءؓ کی شادی حضرت زبیرؓ سے ہوئی انہی کے بطن سے مشہور صحابی عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ آنحضرت ﷺ نے آپؓ کا لقب ذات النطاقین رکھا تھا۔ آپؓ نے 100 سال کی عمر میں مکہ میں وفات پائی۔

(2) زینبؓ ام رومان: ان کے بطن سے آپؓ کے صاحبزادے عبدالرحمٰنؓ اور صاحبزادی ام المومنین حضرت عائشہؓ پیدا ہوئیں۔ ام رومانؓ ہجرت کے چھٹے سال فوت ہوئیں ان کے لئے آنحضرت ﷺ نے خصوصی دعا فرمائی تھی۔

(3) حبیبہؓ بنت خارجہ بن زید بن ابی زہیرہ الخزرجی: ان کے بطن سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تیسری صاحبزادی ام کلثومؓ پیدا ہوئیں۔

(4) اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس: ان کا پہلا نکاح حضرت جعفر طیارؓ سے ہوا تھا۔ جنگ موتہ میں جب وہ شہید ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوہ بھاوج کا نکاح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کر دیا تھا۔ ان کے ہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے محمد رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں اور ان کے بطن سے یحییٰ رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

آنحضرت ﷺ سے تعلق و صحبت

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے عمر میں صرف دو سال چھوٹے تھے۔ آپؓ 18 سال کی عمر میں آنحضرت ﷺ کے دوست بنے اس وقت مکہ مکرمہ میں آپ کا شمار

روسائے عرب میں ہوتا تھا۔ آنحضرت ﷺ کی عمر اس وقت بیس سال تھی۔ یہی باہمی تعلق اور قرب کا آغاز تھا' جس کے باعث تادم آخر ایسی قرابت داری قائم ہوئی کہ دنیا بھر میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔

اس طرح گویا آپؓ نے 18 سال کی عمر سے لے کر 61 سال کی عمر تک 43 سال کا طویل عرصہ آنحضرت ﷺ کے جمال نبوت کا مشاہدہ کیا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام

آنحضرت ﷺ کے اعلان نبوت کے بعد آپؐ کی زوجہ حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کے علاوہ اگر سب سے پہلے کسی نے آپؐ کی آواز پر لبیک کہا تو وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ذات تھی۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ میں ایک کی حیثیت زر خرید غلام کی تھی تو دوسرے کی حیثیت حضرت محمد ﷺ کے چچازاد یعنی ایک گھریلو فرد کی تھی۔ یہ دو حضرات اسی موقع پر مشرف بہ اسلام ہوئے ایسے موقع پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی والہانہ محبت اور قبول اسلام میں پہل کے بارے میں خود آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہی سب سے موزوں اور وقیع شہادت ہے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی شخص نہیں جس کو میں نے اسلام کی دعوت دی ہو اور اس نے بغیر تامل' سوچ و بچار اور غور و فکر کے اسلام قبول کر لیا ہو۔

مورخین نے ابتداء میں اسلام قبول کرنے والوں کی تقسیم یوں کی ہے۔ بچوں میں سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ' غلاموں میں حضرت زید رضی اللہ عنہ' عورتوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور عام جوانوں میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اسلام لائے۔

ایک موقع پر آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ: "جب میں نے علی رضی اللہ عنہ کو اسلام پیش کیا تو انہوں نے فرمایا میں اپنے والد سے پوچھ کر بتاؤں گا۔ انہوں نے ابو طالب سے پوچھا تو ابو طالب نے کہا میں نہ تو اسے روکتا ہوں اور نہ اسے قبول کرنے کا کہتا ہوں۔ چنانچہ اگلے روز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کا کلمہ پڑھ لیا۔

جانشین رسولؐ حضرت ابو بکر صدیقؓ

کی شان میں نازل ہونیوالی قرآنی آیات

(۱) ترجمہ: وہ شخص جو صدق یعنی قرآن اور دین حق لے کر تشریف لائے (حضرت ابو بکر صدیقؓ نے) اس کی تصدیق کی۔

(۲) ترجمہ: عنقریب دور رکھا جائے گا۔ اس شخص (یعنی حضرت ابو بکر صدیقؓ) کو جو اپنے مال کو تزکیہ کے لئے ادا کرتے تھے اور اس کا منشا یہ نہیں تھا کہ کوئی اس کی ان نعمتوں کا بدلہ دے بلکہ اس کا منشاء اور عقیدہ اپنے رب اعلیٰ کی رضامندی اور خوشنودی حاصل کرنی ہے اور قریب ہی وہ رب اپنی رضامندی کا اظہار کرے گا۔

(۳) ترجمہ: جبکہ نکال دیا تھا کافروں نے ثانی اثنین یعنی حضرت (محمدؐ اور ابو بکر صدیقؓ) کو جبکہ وہ دونوں حضرات غار میں تھے اور جبکہ اس نے اپنے ساتھی (یعنی حضرت ابو بکر صدیقؓ) کو کہا تھا لا تحزن یعنی فکر مت کر بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

(۴) ترجمہ: البتہ سن لی اللہ تعالیٰ نے بات ان لوگوں کی جنہوں نے کہا تھا اللہ فقیر اور محتاج ہے اور ہم مالدار ہیں۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کی شان میں آنحضرتؐ کی احادیث

(۱) ترجمہ: حضرت عمرو بن العاصؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو ذات السلاسل نامی سریہ میں بھیجا تھا' تو وہ عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا لوگوں میں سے کون شخص آپؐ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ عائشہ صدیقہؓ میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے اس کے بعد اس نے دوبارہ سوال کیا کہ مردوں میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ کون ہے جواب دیا اس کے والد ماجد یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس کے بعد کون؟ جواب دیا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہے۔ اسی طرح کئی لوگوں کو شمار کیا۔

(۲) ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص

اپنے کپڑا کو نخوت کرتا ہوا لٹکاتا ہے، قیامت کے دن اللہ اس کی طرف نظر نہیں کرے گا۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میرے کپڑے کا ایک حصہ بھی نیچے لٹکا رہتا ہے۔ لیکن میں اس کے ذریعہ لوگوں سے معاہدہ لیتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آپؓ تو اس کو تکبر کے لئے نہیں کرتے ہیں۔

(۳) **ترجمہ:** حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے سامنے ارشاد فرمایا کہ آج تم میں سے کس نے روزے کی حالت میں مزاح کیا۔ ابو بکرؓ نے فرمایا کہ میں نے۔ اس کے بعد حضورؐ نے پوچھا تم میں سے آج کون جنازہ کے پیچھے چلا؟ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا میں۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جواب دیا میں نے۔ پھر حضورؐ نے پوچھا تم میں سے کس نے آج بیمار کی عیادت کی؟ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جواب دیا میں نے۔ اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا میری یہ سب باتیں جس کے پاس جمع ہوگئیں وہ ضرور جنت میں داخل ہو کر رہے گا۔

(۴) **ترجمہ:** حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''اے لوگو! تم میرے بعد ان دونوں یعنی ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی اقتداء کرنا۔

(۵) **ترجمہ:** حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ کوہ حراء پر تھے اور آپؐ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ تھے۔ اس وقت پتھر ہلنے لگے تو حضورؐ نے اس کو حکم دیا کہ اے پتھر تو ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر نبیؐ صدیقؓ اور شہیدؓ کے علاوہ کوئی نہیں۔

(۶) **ترجمہ:** حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مال سے جتنا فائدہ مجھے پہنچا ہے اور کسی کے مال سے کبھی نہیں پہنچا۔ یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ رونے لگے اور فرمانے لگے کہ یا رسول اللہ ﷺ میں اور میرے جتنے مال ہیں سب آپؐ پر قربان ہیں۔

(۷) **ترجمہ:** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے آپؐ نے فرمایا ہجرت کے موقع پر آنحضرت ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے تو میرے والد ابوبکرؓ آرام کر رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا اے ابوبکرؓ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ میں نے دیکھا کہ میرے والد خوشی کی وجہ

سے رو رہے ہیں۔ پھر وہ آپؐ کے ساتھ چلے گئے۔ دونوں نے تین دن غار میں قیام کیا اسی پر قرآن کی مشہور آیت ثانی اثنین نازل ہوئی۔

اس کے بعد ایک موقع پر آپؐ نے حضرت حسان بن ثابتؓ کو فرمایا کیا آپؓ نے ابوبکرؓ کے بارے میں بھی کچھ اشعار کہے ہیں' تو اس پر حضرت حسانؓ نے اشعار پڑھے۔ چنانچہ آپؐ اشعار سن کر مسکرائے اور فرمایا۔ صدقت یا حسان "اے حسان تونے سچ کہا۔"

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ

(۱) ابوبکر خیر الناس الا ان یکون نبی۔ (معجم طبرانی)

ترجمہ: ابوبکرؓ سوائے نبیوں کے سب انسانوں سے افضل ہیں۔

(۲) ارحم امتی بامتی ابو بکرؓ (ترمذی شریف' موطا امام محمد)

ترجمہ: میری امت میں میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ابوبکر ہیں۔

(۳) قال رسول اللہ ﷺ انا اول من تنشق الارض عنه ثم ابوبکر ثم عمر (ترمذی شریف' مستدرک حاکم)

ترجمہ: حضورؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے میرے اوپر سے زمین کشادہ ہوگی' پھر ابوبکرؓ کے' پھر عمرؓ کے اوپر سے۔

(۴) قال رسول اللہ ﷺ انت صاحبی علی الحوض وانت صاحبی فی الغار (ترمذی شریف)

ترجمہ: حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے' اے ابوبکرؓ تم حوض کوثر پر میرے رفیق ہو اور تم غار میں بھی میرے رفیق تھے۔

(۵) ۹ ہجری میں آنحضرتؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو امیر الحجاج بنایا اور جب آنحضرتؐ مرض الموت میں مبتلا ہونے کی وجہ سے خود مسجد میں تشریف نہ لاسکے تو اپنی بجائے ان (ابوبکرؓ) کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ آپؐ نے فرمایا:

مروا ابابکر فلیصل بالناس (بخاری و مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)

ترجمہ: ابوبکرؓ کو میری طرف سے حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

(۶) ما اوحی الی شیئی الاصبیة فی صدر ابی بکر (الریاض النضرة)

ترجمہ: جو وحی مجھ پر نازل فرمائی گئی میں نے اس کو ابوبکرؓ کے سینہ میں نچوڑ دیا ہے۔

(۷) مافضلکم ابوبکر بفضیلة صوم و لاصلوة و لکن بشیئی و قر بصدرہ (الریاض النضرة)

ترجمہ: ارشاد فرمایا کہ ' حضرت ابوبکرؓ کو تم پر نماز یا روزہ کی وجہ سے فضیلت نہیں ہے بلکہ یہ فضیلت ایک باوقار چیز کی وجہ سے ہے' جو ان کے سینہ میں ڈالی گئی۔ (قوت ایمانی اور حسب نبوی)

ابوبکرؓ کی صداقت:-

بخاری شریف میں حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا:-

ان اللہ بعثنی الیکم فقلتم کذبت و قال ابوبکر صدقت و واسانی بنفسہ و مالہ فھل انتم تارکون لی صاحبی۔

ترجمہ: یقین جانو کہ اللہ سبحانہ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث فرمایا تو تم لوگوں نے مجھے کہا کہ جھوٹ کہتے ہو صرف ابوبکرؓ نے کہا کہ آپ سچ فرماتے ہیں (پھر یہی نہیں) انہوں نے اپنی جان اور مال سے میری غم خواری کی تو کیا تم میری خاطر میرے ساتھی کو بحث و تنقید سے معاف رکھو گے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کے وزیر ہیں:-

ترمذی شریف میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے ارشاد فرمایا ہر نبی کے دو وزیر اہل آسمان میں سے اور دو وزیر اہل زمین میں سے ہوتے ہیں۔ میرے وزیر اہل آسمان میں سے جبرئیل و میکائیل ہیں اور اہل زمین میں سے ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں۔ (اگر آسمان والے بے وفا نہیں تو زمین والے کیسے بے وفا ہو سکتے ہیں۔)

حوالہ جات از مشکوۃ شریف در مناقب صدیق رضی اللہ عنہ :-

(1) ..... حضرت علیؓ کہتے ہیں، حضور پاکؐ نے ارشاد فرمایا سب سے زیادہ احسان مجھ پر ابوبکرؓ کی خدمت اور مال کا ہے۔ اگر میں اپنے رب کے علاوہ کسی کو جانی دوست بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا۔

(2) ..... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے، حضور والاؐ نے ارشاد فرمایا اگر میں کسی کو خاص ولی دوست بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا مگر ابوبکرؓ میرا بھائی اور ساتھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھی (یعنی میری ذات) کو خاص دوست بنالیا ہے۔

(3) ..... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں، مرض کی حالت میں مجھ سے رسول گرامیؐ نے فرمایا، اپنے بھائی کو اور اپنے والد یعنی ابوبکرؓ کو بلاؤ تاکہ میں ایک تحریر لکھ دوں کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں کوئی خلافت کی آرزو کرنے والا آرزو نہ کرنے لگے اور کہیں کوئی کہنے والا چہ مہ گوئیاں نہ کرنے لگے (مگر خیر رہنے دو) اللہ تعالیٰ اور مسلمان سوائے ابوبکرؓ کے کسی کی خلافت کو نہ مانیں گے۔

(4) ..... حضرت جبیر ابن مطعمؓ کہتے ہیں، ایک عورت نے خدمت گرامیؐ میں حاضر ہو کر کسی معاملہ کے متعلق کچھ گفتگو کی، رسول اقدسؐ نے اس کو حکم دیا کہ پھر دوبارہ میرے پاس آنا، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر میں پھر آؤں اور آپؐ نہ ملیں تو کیا کروں، فرمایا: اگر میں نہ ملوں تو ابوبکرؓ کے پاس چلی جانا۔ (نہ ملنے سے مراد اس عورت کی حضورؐ کی وفات تھی)۔

(5) ..... حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا کہ، ابوبکرؓ ہمارے سردار ہیں، ہم سب سے افضل اور ہم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو پیارے ہیں۔

(6) ..... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں، حضورؐ نے ارشاد فرمایا، جس قوم میں ابوبکرؓ موجود ہوں ان کی امامت ابوبکرؓ کے علاوہ کسی اور کو نہ کرنی چاہیے۔

(7) ..... حضرت عمرؓ کہتے ہیں ایک بار رسول پاکؐ نے ہم کو صدقہ دینے کا حکم دیا۔ اتفاق سے اس حکم کے وقت میرے پاس مال موجود تھا، میں نے کہا اگر میں ابوبکرؓ سے سبقت لے جاسکتا ہوں، تو آج سبقت لے جاؤں گا۔ چنانچہ میں نصف مال لے کر خدمت عالی میں حاضر ہوا، رسول پاکؐ نے فرمایا اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا؟؟ میں نے عرض کیا اتنا ہی اور

ابو بکرؓ اپنا کل مال لے کر آئے تھے' حضورؐ نے ان سے فرمایا ابو بکرؓ! تم نے اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا؟ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا خدا اور خدا کا رسول! میں نے یہ سن کر دل میں کہا کہ اب میں کبھی ابو بکرؓ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔

(8) ..... حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ ایک روز ابو بکرؓ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے' سرکار عالی نے فرمایا' تم دوزخ سے خدا کے آزاد کردہ ہو' اسی روز سے حضرت ابو بکرؓ کا نام عتیق ہو گیا۔ (عتیق اسے کہتے ہیں جو رہائی پا چکا ہو)

(9) ..... حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں' رسول پاکؐ نے فرمایا سب سے پہلے میں قبر سے اٹھایا جاؤں گا' پھر ابو بکرؓ' پھر عمرؓ' پھر میں بقیع کے مدفونوں کی طرف جاؤں گا اور ان کو اٹھا کر میرے ساتھ کر دیا جائے گا۔ (وہاں عثمانؓ مدفون ہیں)۔

(10) ..... حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں' ایک بار رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبرائیلؑ آئے تھے۔ میرا ہاتھ پکڑ کر انہوں نے مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھلایا جس سے میری امت جنت میں داخل ہو گی' یہ سن کر حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا دل چاہتا ہے کہ میں بھی آپؐ کے ساتھ ہوتا تو میں بھی دیکھ سکتا' فرمایا ابو بکرؓ! تم تو سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گے۔

(11) ..... حضرت عمرؓ کے سامنے حضرت ابو بکرؓ کا ذکر آیا آپ رونے لگے اور فرمایا میں اس بات کو دل سے پسند کرتا ہوں کہ میرے کل اعمال ابو بکرؓ کے ایک رات اور ایک دن کے اعمال کے برابر ہو جائیں۔

رات سے میری مراد وہ رات ہے' جس میں حضرت ابو بکرؓ حضور گرامی کے ہم رکاب غار ثور کی طرف چلے تھے۔ جب غار پر پہنچے تو حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا خدا کی قسم آپؐ اندر نہ جائیں میں جاتا ہوں' اگر اس کے اندر کچھ ہو گا تو آپؐ بچ جائیں گے اور جو کچھ گزند ہوتا ہے مجھے ہو جائے گا۔ یہ کہہ کر اندر داخل ہوئے غار کو صاف کیا ایک طرف چند سوراخ نظر آئے ان کو اپنی چادر پھاڑ کر بند کیا پھر بھی دو سوراخ رہ گئے تو دونوں پاؤں سے ان کے دھانے بند کر دیئے پھر رسول پاکؐ سے کہا اب اندر تشریف لے آیئے' حضور والا اندر تشریف لے گئے اور ابو بکرؓ کی گود میں سر مبارک رکھ کر سو گئے کہ ابو بکرؓ کے پاؤں میں سوراخ کے اندر سے سانپ نے کاٹ لیا' مگر حضورؐ کی بیداری کے خوف سے ابو بکرؓ

نے حرکت نہ کی' جب آنسو رسول پاکؐ کے چہرہ پر ٹپکے' آپؐ نے بیدار ہو کر فرمایا' ابو بکرؓ کیا بات ہے؟ ابو بکرؓ نے عرض کیا حضورؐ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ مجھے سانپ نے کاٹ لیا ہے؟ حضورؐ نے اپنا لعاب دہن لگا دیا' ابو بکرؓ کی تکلیف جاتی رہی' مدت کے بعد پھر اس کا دورہ پڑا اور یہی ان کی وفات کا سبب ہوا۔

دن سے مراد وہ دن ہے' کہ جس دن آنحضرتؐ کی وفات ہوئی تو اہل عرب مرتد ہو گئے اور کہنے لگے ہم زکوٰۃ نہیں دیں گے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ اگر اونٹ کا ایک زانو بند بھی یہ لوگ مجھے نہ دیں گے تو میں ان سے جہاد کروں گا' میں نے کہا اے رسول اللہؐ کے خلیفہ! لوگوں سے نرمی اور الفت سے پیش آیئے' فرمایا زمانہ جاہلیت میں تو' تو بڑا سخت اور غصہ ور تھا اور اب کیا اسلام میں بزدل اور نامرد بنتا ہے۔

بات یہ ہے کہ وحی کا سلسلہ تو منقطع ہو گیا' اب دین کامل ہو چکا' اب کیا میری زندگی میں دین میں نقصان آسکتا ہے؟

(12) ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت محمد بن حنفیہ کہتے ہیں۔ میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل کون ہے۔ فرمایا ابو بکر رضی اللہ عنہ میں نے کہا ان کے بعد فرمایا عمر رضی اللہ عنہ۔

(13) ..... حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے لکھا ہے کہ' احادیث سے حضرت ابو بکرؓ کی فضیلت چار وجوہات سے معلوم ہوتی ہیں۔

(۱) ..... پوری امت میں سب سے اعلیٰ مقام پانا صدیقت ہے۔

(۲) ..... ابتدائے اسلام ہی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعانت کرنا۔

(۳) ..... نبوت کے کاموں کو تکمیل تک پہنچانا۔

(۴) ..... آخرت میں اعلیٰ مرتبہ پانا۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
کے عشق و محبت کا اہم واقعہ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کفار کی طرف سے بہت سی تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں

ان میں سے ایک دن یہ المناک واقعہ پیش آیا کہ حضورؐ دار ارقم میں تشریف فرما تھے۔ اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بار بار حضورؐ سے اصرار کرنے لگے کہ یا رسول اللہ ﷺ کفار اپنے باطل معبودوں کی عبادت کھلم کھلا کرتے رہتے ہیں اور ان کی باتیں بر سر عام پھیلاتے ہیں اور ہم حق پر ہونے کے باوجود کیوں خاموش رہیں ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اپنے اسلام کو بر سر عام اعلان کر دیں۔ ان کے اس اصرار پر حضورؐ ان کو تسلی دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اے ابوبکرؓ ہم تو اب تک تھوڑے ہیں اب تک اعلان کا وقت نہیں آیا یہ فرما کر حضورؐ یہاں سے اپنے اصحابؓ سمیت تشریف لے گئے اور ادھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور باہر جا کر لوگوں کو اعلان اسلام کرتے رہے اور حضورؐ کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے رہے۔ اسلام کا سب سے پہلا اعلان اور خطبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خانہ کعبہ کے سامنے دیا۔ یہ اعلان اور خطبہ سنتے ہی مشرکین مکہ نے آپؓ پر اور سارے مسلمانوںؓ پر حملہ شروع کر دیا اور بہت سخت مارا اور حضرت ابوبکر صدیق کو پاؤں سے روندنے لگے۔ اور آپؓ کو بہت تکلیف پہنچائی گئی اور عتبہ بن ربیعہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اپنی منقش جوتیوں سے مارنے لگا اور ان کے چہرے کو بگاڑ دیا۔ اس وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ کے قبیلے کے لوگ آ گئے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اٹھا کر اپنے گھر لے گئے اور ان کی موت پر ان کو یقین ہو گیا کہ وہ مر ہی جائیں گے۔ اس کے بعد وہ لوگ مسجد حرام میں واپس آئے اور اعلان شروع کر دیا کہ اگر ابوبکرؓ کا انتقال ہو جائے تو ضرور بالضرور ہم تمہارے سردار عتبہ بن ربیعہ کو قتل کریں گے۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے آپؓ بے ہوش تھے۔ حتیٰ کہ دن کا آخری حصہ آیا اس کے بعد کلام کرنا شروع کیا اور ہوش سنبھالتے ہی جو بات زبان سے نکلی وہ یہ تھی کہ حضور ﷺ کا کیا حال ہے۔ یہ سن کر لوگ آپؓ کو ملامت کرنے لگے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ اپنی بات "حضور ﷺ کا کیا حال ہے دہراتے رہے۔" یہاں تک کہ ان کی والدہ فرمانے لگی کہ حضور ﷺ کے بارے میں ہمیں کوئی علم نہیں ہے۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ تم ام جمیلؓ کے پاس جاؤ اور ان سے پتہ کرو کہ حضور ﷺ اس وقت کہاں ہیں۔ چنانچہ ان کی والدہ ام جمیلؓ کے پاس گئی اور پوچھا کہ اے ام جمیلؓ تم محمدؐ بن عبداللہ کو جانتی ہو وہ کہاں ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ میں محمد ﷺ بن عبداللہ کو جانتی ہوں اور نہ ابوبکرؓ کو جانتی ہوں۔ اس کے بعد ام

جمیل نے کہا کہ کیا میں تمہارے ساتھ اس کو دیکھنے کے لئے چلوں۔ والدہ نے فرمایا کہ ہاں اور وہ سیدھا ابوبکرؓ کے پاس گئی ابوبکرؓ کی حالت دیکھ کر اس نے چیخ ماری اور کہنے لگی کہ بے شک کہ قوم نے تیرے ساتھ بہت برا برتاؤ کیا۔ میں امید رکھتی ہوں کہ اللہ اس قوم سے تیرا بدلہ لے گا۔ حضرت ابوبکرؓ نے ام جمیل کو فرمایا کہ تم بتاؤ کہ حضور علیہ السلام کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ یہ تیری والدہ بیٹھی ہوئی ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ میری والدہ آپؐ کا راز کسی کے پاس نہیں کھولے گی۔ یہ سن کر ام جمیلؓ نے حضور کی حالت کے بارے میں بتایا کہ وہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہیں اور اس وقت حضور ﷺ دار ارقم میں صحیح سالم موجود ہیں۔ یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا اس وقت تک کچھ کھانا نہیں کھاؤں گا اور نہ پیوں گا جب تک کہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر نہ ہو جاؤں۔ یہ سن کر ان کی والدہ نے فرمایا کہ لوگوں کی پریشانی دور ہو گئی۔ جب انہیں نبی کریمؐ کی خدمت میں لے گئے اور حضورؐ نے حضرت ابوبکرؓ کا یہ حال دیکھا تو حضورؐ پر بڑی رقت طاری ہو گئی۔ اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ یا رسول اللہؐ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں اس وقت مجھے کفار کی طرف سے کوئی مصیبت نہیں پہنچی مگر یہ کہ لوگوں نے میرے چہرے پر حملہ کر کے زخم پہنچایا اور یہ میری والدہ ہے۔ جو اپنے لڑکے کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والی ہے۔ آپؐ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائے۔ فوراً حضورؐ نے ان کی والدہ کے لئے دعا فرما دی اور ساتھ ساتھ ان کو اسلام کی دعوت دی۔ پس وہ اسی وقت مسلمان ہو گئیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صفات و کمالات

شجاعت: حضرت علیؓ نے ایک مرتبہ لوگوں سے سوال کیا کہ تمہارے نزدیک شجاع ترین کون شخص ہے۔ سب نے عرض کیا۔ آپؓ۔ آپؓ نے فرمایا میں ہمیشہ اپنے برابر کے جوڑ سے لڑتا ہوں۔ یہ کوئی شجاعت نہیں۔ تم شجاع ترین شخص کا نام لو سب نے کہا ہمیں معلوم نہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ شجاع ترین حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں۔ یوم بدر میں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے لئے انہیں سائبان پایا تھا۔ ہم نے

پوچھا کہ آنحضرت ﷺ کے پاس کون رہے گا کہ مشرکین کو آپ ؐ پر حملہ کرنے سے باز رکھے۔ قسم خدا کی، ہم میں سے کسی شخص کو ہمت نہ پڑی۔ مگر ابوبکر صدیق ؓ ننگی تلوار لئے کھڑے ہوگئے اور کسی کو پاس نہ پھٹکنے دیا اور جس شخص نے آپ ؐ پر حملہ کیا ابوبکر صدیق ؓ اس پر حملہ آور ہوئے۔

ایک دفعہ مکہ معظمہ میں مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کو پکڑ لیا اور آپ ؐ کو گھسیٹنے لگے اور کہنے لگے کہ تو ہی ہے، جو ایک خدا بتاتا ہے۔ (واللہ) کسی کو کفار کے مقابلے کی جراءت نہ ہوئی۔ مگر ابوبکر صدیق ؓ آگے بڑھے وہ کفار کو مار مار کر ہٹاتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ ہائے افسوس! تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا خدا ایک ہے۔ یہ فرما کر حضرت علی ؓ رو پڑے اور فرمانے لگے بھلا یہ تو بتاؤ مومن آل فرعون اچھے ہیں یا ابوبکر ؓ لیکن جب لوگوں نے جواب نہ دیا تو فرمایا جواب کیوں نہیں دیتے واللہ! ابوبکر ؓ کی ساعت ان کی ہزار ساعت سے بہتر ہے وہ تو ایمان کو چھپاتے تھے اور ابوبکر ؓ نے ایمان کو ظاہر کیا۔

سخاوت:۔ آپ ؓ صحابہ کرام ؓ میں سب سے زیادہ سخی تھے۔ وسیجنبھا الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکی کے محور و مصداق آپ ؓ ہی ہیں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جتنا مجھے ابوبکر صدیق ؓ کے مال سے نفع پہنچا ہے کسی کے مال سے نہیں پہنچا۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ رو کر عرض کرنے لگے کہ میں اور میرا مال کیا چیز ہے جو کچھ ہے سب آپ ہی کے طفیل ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے مال میں ویسا ہی تصرف فرماتے تھے جیسا اپنے مال میں۔ جس روز حضرت ابوبکر صدیق ؓ ایمان لائے ہیں اس روز ان کے پاس چالیس ہزار درہم تھے۔ آپ ؓ نے وہ سب کے سب آنحضرت ﷺ پر خرچ کر دیے۔ ایک روز حضرت عمر ؓ جیش عسرت یا جنگ تبوک کے چندہ کا تذکرہ فرما کر کہنے لگے آنحضرت ﷺ نے جب ہمیں مال تصدق کرنے کا حکم دیا تو میں نے حضرت ابوبکر ؓ سے بڑھ کر مال تصدق کرنے کا مصمم ارادہ کیا اور اپنا نصف مال تصدق کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا کہ اپنے اہل و عیال کے واسطے کچھ چھوڑا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ باقی نصف۔ اتنے میں ابوبکر صدیق ؓ اپنا سارا مال لئے ہوئے آگئے آنحضرت ؐ نے ان سے بھی

وہی سوال کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ اہل و عیال کے لئے خدا اور رسول ﷺ خدا کافی ہے۔ میں نے یہ دیکھ کر کہا کہ میں ابوبکر صدیقؓ سے کسی بھی بات میں نہ بڑھ سکوں گا۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں سب کا احسان اتار چکا ہوں البتہ ابوبکر صدیقؓ کا احسان باقی ہے۔ اس کا بدلہ تو قیامت کے دن خدائے تعالیٰ دے گا۔ کسی شخص کے مال سے مجھے اتنا فائدہ نہیں پہنچا جتنا ابوبکر صدیقؓ کے مال سے۔

علم و فضل:- آپؓ صحابہ کرامؓ میں سب سے زیادہ عالم اور ذکی تھے۔ جب کسی مسئلے کے متعلق صحابہ کرامؓ میں اختلاف رائے ہوتا تو وہ مسئلہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سامنے پیش کیا جاتا۔ آپؓ اس پر جو حکم لگاتے وہ عین ثواب ہوتا۔ قرآن شریف کا علم آپؓ کو سب صحابیوںؓ سے زیادہ تھا اسی لئے آنحضرت ﷺ نے آپؓ کو نماز میں امام بنایا۔ سنت کا علم بھی آپؓ کو کامل تھا۔ اسی لئے صحابہ کرامؓ مسائل سنت میں آپ رضی اللہ عنہ سے رجوع فرماتے تھے۔ آپؓ کا حافظہ بھی قوی تھا۔ آپؓ نہایت ذکی الطبع تھے۔ آپؓ کو آنحضرت ﷺ کا فیض صحبت ابتدائے جوانی سے وفات تک حاصل رہا۔ زمانہ خلافت میں جب کوئی معاملہ پیش آتا تو آپؓ قرآن شریف میں اس مسئلہ کو تلاش کرتے اگر قرآن شریف میں نہ ملتا تو آنحضرت ﷺ کے قول و فعل کے مطابق فیصلہ کرتے۔ اگر ایسا قول و فعل کوئی نہ معلوم ہوتا تو باہر نکل کر لوگوں سے دریافت فرماتے کہ تم میں سے کسی نے کوئی حدیث اس معاملے کے متعلق سنی ہے؟ اگر کوئی صحابیؓ ایسی حدیث بیان نہ فرماتے تو آپؓ جلیل القدر صحابہؓ کو جمع فرماتے اور ان کی کثرت رائے کے موافق فیصلہ صادر فرماتے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ عرب بھر کے بالعموم اور قریش کے بالخصوص بڑے نساب تھے۔ حتیٰ کہ جبیر بن مطعمؓ جو عرب کے بڑے نسابوں میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت صدیق اکبرؓ کے خوشہ چین تھے اور کہا کرتے تھے کہ میں نے علم نسب عرب کے سب سے بڑے نساب سے سیکھا ہے۔ علم تعبیر میں بھی آپؓ کو سب سے زیادہ فوقیت حاصل تھی۔ یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ کے عہد میں آپؓ خوابوں کی تعبیر بتایا کرتے تھے۔ امام محمد بن سیرینؒ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کے بعد ابوبکر صدیقؓ سب سے بڑے معبر ہیں۔ آپؓ سب سے زیادہ فصیح تقریر کرنے والے تھے۔ بعض اہل علم کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ

صحابہؓ میں سب سے زیادہ فصیح ابوبکرو علی رضی اللہ عنہما تھے۔ تمام صحابہؓ میں آپؓ کی عقل کامل اور اصابت رائے مسلم تھی۔

حسن معاشرت:۔ عطاء بن صائب کہتے ہیں کہ بیعت خلافت کے دوسرے دن حضرت ابوبکر صدیقؓ دو چادریں لئے ہوئے بازار کو جاتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا آپؓ کہاں جا رہے ہیں؟ فرمایا بازار' حضرت عمرؓ نے کہا اب آپؓ یہ دھندے چھوڑ دیں۔ آپؓ مسلمانوں کے امیر ہوگئے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا' پھر میں اور میرے اہل و عیال کہاں سے کھائیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ یہ کام ابوعبیدہؓ کے سپرد کیجئے۔ چنانچہ دونوں صحابہؓ ابوعبیدہؓ کے پاس گئے اور انؓ سے ابوبکرؓ نے کہا کہ میرا اور میرے اہل و عیال کا نفقہ مہاجرین سے وصول کر دیا کرو۔ ہر چیز معمولی حیثیت کی چاہئے۔ گرمی اور جاڑوں کے کپڑوں کی بھی ضرورت ہوگی۔ جب پھٹ جایا کریں گے تو ہم واپس کر دیا کریں گے اور نئے لے لیا کریں گے۔ چنانچہ حضرت ابوعبیدہؓ ہر روز آپؓ کے یہاں آدھی بکری کا گوشت بھیج دیا کرتے تھے۔ ابوبکرؓ بن حفص کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے انتقال کے وقت حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ مسلمانوں کے کام کرنے کی اجرت میں' میں نے کوڑی پیسے کا فائدہ حاصل نہیں کیا۔ سوائے اس کے کہ موٹا جھوٹا پہن لیا۔ اس وقت مسلمانوں کا تھوڑا یا بہت کوئی مال سوائے اس حبشی غلام' اونٹنی اور پرانی چادر میرے پاس نہیں ہے۔ جب میں مر جاؤں تو ان سب کو عمرؓ کے پاس بھیج دینا۔

سیدنا حسن بن علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے انتقال کے وقت حضرت عائشہ صدیقہؓ سے فرمایا کہ میرے مرنے کے بعد یہ اونٹنی جس کا دودھ ہم پیتے تھے اور یہ بڑا پیالہ جس میں ہم کھاتے تھے اور یہ چادریں عمر فاروقؓ کے پاس بھیج دینا کیونکہ میں نے ان چیزوں کو بحیثیت خلیفہ ہونے کے بیت المال سے لیا تھا۔ جب حضرت عمرؓ کو یہ چیزیں پہنچیں تو انہوں نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ ابوبکرؓ پر رحم فرمائے کہ میرے واسطے کیسی کچھ تکلیف اٹھائی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بیت المال میں کبھی مال و دولت جمع نہیں ہونے دیا۔ جو کچھ آتا مسلمانوں کے لئے خرچ کر دیتے فقراء و مساکین پر بحصہ مساوی تقسیم کر دیتے تھے۔ کبھی گھوڑے اور ہتھیار خرید کر فی سبیل اللہ دے دیتے۔ کبھی کچھ کپڑے لے کر غرباء صحرانشین کو بھیج دیتے۔ حتیٰ کہ جب حضرت عمرؓ نے آپؓ کی وفات کے بعد

معہ اور چند صحابہؓ کے بیت المال کا جائزہ لیا تو بالکل خالی پایا۔ محلہ کی لڑکیاں اپنی بکریاں لے کر آپؓ کے پاس آجایا کرتیں اور آپؓ سے دودھ دھوا کر لے جاتیں۔ صدیق اکبرؓ بہت سے آدمیوں میں مل جل کر اس طرح بیٹھتے کہ کوئی پہچان بھی نہ سکتا تھا کہ انؓ میں خلیفہ کون ہے۔

معجزات رسول ﷺ میں

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی شرکت کا واقعہ

ہجرت:۔ ۲۷ صفر ۱۳ نبوت شب پنج شنبہ کو نبی ﷺ نے ہجرت فرمائی حضور ﷺ اول حضرت ابو بکرؓ کے مکان پر تشریف لائے۔ آنحضرت ﷺ ان کو ساتھ لے کر تاریکی شب میں مکہ سے جانب جنوب کوہ ثور کی طرف روانہ ہوئے۔ راستہ سنگلاخ اور دشوار گزار تھا۔ سیدنا ابو بکرؓ نے آنحضرت ﷺ کو کندھے پر اٹھالیا تاکہ حضور ﷺ کے پاؤں مبارک نکیلے پتھروں سے زخمی نہ ہونے پائیں۔ آخر ایک غار پر پہنچ کر سیدنا ابو بکرؓ نے نبی ﷺ کو باہر ٹھہرایا اور خود اندر گئے۔ غار کو صاف کیا۔ بدن کے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر تمام روزن بند کیے۔ پھر نبی ﷺ سے اندر تشریف لانے کے لئے عرض کی۔

صبح کو قریش سیدنا ابو بکرؓ کے گھر پہنچے دروازہ کھٹکھٹایا۔ اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہا باہر نکلیں۔ ابو جہل نے کہا لڑکی تیرا باپ کہاں ہے کہا مجھے کیا خبر اس پر ابو جہل جھنجھلایا۔ حضرت اسماء کے ایک طمانچہ ایسا کھینچ مارا کہ ان کے کان کی بالی نیچے گر گئی۔

اب قریش حضور ﷺ کی تلاش میں نکلے اور چلتے چلتے غار کے دہانہ پر آگئے سیدنا ابو بکرؓ نے آہٹ پائی تو عرض کی دشمن بالکل قریب آگیا ہے۔ اگر انہوں نے اپنے قدموں کی طرف دیکھا تو ہمیں دیکھ لیں گے۔ فرمایا:

لا تحزن ان اللہ معنا (پارہ ۱۰ رکوع ۱۲) گھبراؤ نہیں خدا ہمارے ساتھ ہے۔

"اللہ اکبر!" یہ کمال فضل و شرف ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس محبت میں جس میں نبی ﷺ کو لے لیا تھا۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی شامل فرمادیا۔

حضرت اسماء بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ابا تو تمام زر نقد جو پانچ چھ ہزار

درہم تھا۔ اپنے ہمراہ لے گئے تھے۔ ان کے چلے جانے کے بعد میرے دادا نے کہا۔ لڑکی معلوم ہوتا ہے کہ ابوبکر تمہیں بھوکا پیاسا چھوڑ گیا ہے اور تمہارے لیئے کچھ بھی باقی نہیں چھوڑا۔ (وہ نابینا تھے) میں نے کہا' دادا جان! وہ ہمارے لئے کافی مال چھوڑ گئے ہیں۔

اسماء نے ایک پتھر لیا اسے کپڑے میں لپیٹ کر اس گڑھے میں رکھ دیا جس میں مال رکھا رہتا تھا۔ پھر دادا کا ہاتھ پکڑ کر لے گئیں کہا ہاتھ لگا کر دیکھئے سب مال موجود ہے۔ ابی قحافہ نے ٹٹول کر کہا خیر اب ابوبکر کے چلے جانے کا زیادہ افسوس نہیں۔

اللہ اکبر! یہ قوت ایمانیہ بیشک صدیق اکبرؓ ہی کی بیٹی کی ہو سکتی ہے۔ آج بڑے بڑے مشہور مدعیان علم و فضل اور صاحبان زہد و ورع اور سخی و جواد ترین لوگ بھی ایسے وسیع الظرف اور عالی حوصلہ نہیں پائے جاتے وہ بھی آزمائش کے مقامات میں اکثر ڈگمگا جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب اہل ایمان پر رحم فرمائے اور ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اسلاف عظام کے اسوہ نیک پر پیروی کی توفیق خیر سے بہرہ ور فرمائے۔ (آمین!)

الغرض نبی ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس غار میں تین دن رہے۔ رات کے اندھیرے میں اسماء بنت ابوبکرؓ گھر سے روٹی دے جایا کرتیں۔ عبداللہ بن ابوبکرؓ اہل مکہ کی باتیں سنا جاتے۔ عامر بن فہیرہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بکریوں کے چرواہے تھے شب کو ریوڑ لا کر بقدر ضرورت دودھ دے جاتے نیز ریوڑ سے وہاں آنے والوں کے آثار قدم کو بھی مٹا جاتے۔

تین روز کے بعد لوگوں میں یہ چرچا دب گیا۔ چوتھی شب عبداللہ بن ابی بکرؓ مکہ سے دو اونٹنیاں جن کو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کچھ عرصہ پہلے ہجرت کے لئے تیار کر رکھا تھا۔ لے کر حاضر ہوئے حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا گھر سے راستہ کے لئے خوراک لائیں اسے اونٹ پر باندھ کر لٹکانے کے لئے رسی درکار تھی رسی تو وہاں نہ ملی حضرت اسماءؓ نے اپنا نطاق کو دو حصوں میں پھاڑا اور اس کے ایک حصہ سے زاد راہ کو کجاوہ سے باندھ دیا اور دوسرے حصہ سے اپنی کمر کو باندھا اس موقع پر نبی ﷺ نے ذات النطاقین سے انہیں ملقب فرمایا۔

(نطاق اس کپڑے کو کہتے ہیں۔ جو پٹکے کی مانند عرب کی عورتیں کمر سے باندھا کرتی تھیں۔ اس کا ایک سرا گھٹنے تک اور دوسرا ذرا نیچے تک لٹکتا تھا)

اس سفر مبارک کا بیان بہ زبان صدیق حسب ذیل ہے۔

"ایک اونٹنی پر نبی ﷺ اور دوسری پر عامر بن فہیرہ (حضرت ابوبکرؓ کے غلام) اور عبداللہ بن ارقط (جسے رہبری کے لئے نوکر رکھ لیا تھا) سوار ہوئے اور صبح سویرے ہی شب کی تاریکی میں یہاں سے جانب مدینہ روانہ ہوئے۔ سارا دن اور ساری رات سفر مسلسل جاری رہا۔ دوسرے دن دوپہر کو جب دھوپ سخت ہوگئی تب ذرا ٹھہرے۔ میں نے نظر دوڑائی ایک چٹان دکھائی دی اس کے سایہ میں نبی ﷺ کے لئے جگہ صاف کرکے ایک کپڑا بچھایا۔ نبی ﷺ لیٹ گئے اور میں دودھ کی تلاش میں نکلا۔ اسی اثناء میں ایک چرواہا بکریاں چراتے ہوئے نظر آیا۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ ان بکریوں میں دودھ ہے؟ کہا ہاں ہے۔ تب میں نے اسے دودھ دوہنے کے لئے کہا۔ اور اول اس کے ہاتھ صاف کرائے۔ پھر برتن کے منہ پر کپڑا باندھ کر اس کو دیا۔ وہ دودھ لے آیا تو میں نے اسے خوب ٹھنڈا کیا اور اس میں قدرے پانی ملاکر رسول اللہ ﷺ کی خدمت مبارک میں لایا۔ حضور ﷺ بیدار ہوچکے تھے۔ میں نے دودھ پیش کیا۔ آنحضرت ﷺ نی اسے نوش فرمایا میں بہت شاداں تھا کہ میری محنت ٹھکانے لگی۔

پھر میں نے عرض کی کہ چلنے کا وقت ہوگیا ہے۔ پھر ہم وہاں سے سوار ہوگئے۔ راہ میں سراقہ بن مالک ملا یہ اس وقت تک اسلام سے مشرف نہ ہوا تھا اور کفار سے ایک سو اونٹ کے انعام کا وعدہ لے کر حضور ﷺ کی گرفتاری کے ارادہ سے تلاش میں چلا آرہا تھا۔ جب بہت نزدیک آپہنچا تب نبی ﷺ نے زبان مبارک سے فرمایا اے اللہ جس طرح تجھے منظور ہو اسے روک لے زمین اگرچہ بہت سخت تھی مگر سراقہ کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ نیچے اتر پڑا اور حضور ﷺ سے معافی کا خواستگار ہوا۔ حضور ﷺ نے معاف فرمادیا اور حضور ﷺ کی دعا سے اس کا گھوڑا نکل آیا اور وہ واپس لوٹ گیا۔

الغرض ۱۲ ربیع الاول بروز جمعہ سنہ ایک ہجری بوقت سہ پہر یہ دشوار گزار سفر ختم ہوا۔ اور آنحضرت ﷺ مدینہ میں داخل ہوئے۔

نبی ﷺ مدینہ میں سیدنا ابوایوب انصاری کے ہاں فروکش ہوئے اور ابوبکر صدیق مقام سخ میں حبیب بن اساف اور بروایت زید بن خارجہ بن ابی زہیر کے ہاں ٹھہرے یہ ہر

دو بزرگ قبیلہ بنی حرث بن خزرج سے ہیں۔

مدینہ میں قیام فرما کر نبی ﷺ نے سنہ ایک ہجری میں باہمی ارتباط و نصرت کے لئے مہاجرین و انصار کے درمیان سلسلہ مواخات عقد فرمایا' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بھائی زید بن خارجہ بن ابی زہیر انصاری بنائے گئے۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی آخری گھڑیاں

۲۲ جمادی الاخری ۱۳ ہجری بروز دوشنبہ کو مابین مغرب و عشاء اس دار فانی سے عالم بقا کی طرف انتقال فرمایا اور شب انتقال ہی کو رسول اللہ ﷺ کے پہلوئے مبارک میں آپ کو دفن کیا گیا۔

انتقال سے پیشتر فرمایا:- مجھے رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں دفن کرنا اور اسی چادر میں جو اس وقت پہنے ہوئے ہوں مجھے کفن دینا۔ کیونکہ زندہ کو مردہ کی نسبت نئے کپڑے کی زیادہ ضرورت ہے۔ اسماء بنت عمیس (زوجہ صدیق) مجھے غسل دیں اور عبدالرحمٰن (پسر صدیق) ان کی مدد کریں۔

پھر اپنے مال میں سے پانچواں حصہ فی سبیل اللہ خیرات کرنے کی وصیت فرمائی اور فرمایا:

اخذ من مالی ما اخذ اللہ من فی المسلمین

"جتنا حصہ مال فے میں اللہ تعالیٰ منظور فرماتا ہے میں اتنا ہی حصہ اس کی راہ میں خیرات کرتا ہوں۔"

پھر دریافت فرمایا دیکھو ابتدائے خلافت سے اس وقت تک میں نے کس قدر مال لیا ہے۔ اس قدر رقم کو میری طرف سے ادا کرو۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وفات پر صحابہؓ کی تقریریں

سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی تقریر:-

آپؓ کے انتقال پر سیدہ عائشہؓ نے فرمایا:

"پیارے باپ! خدا آپ کے چہرہ کو نورانی کرے اور آپ کی کوششوں کا نیک پھل لائے۔ آپ نے اپنے اٹھ جانے سے دنیا کو ذلیل اور عقبیٰ کو عزیز کر دیا۔ اگرچہ آپؓ کی مصیبت رسول اللہ ﷺ کے انتقال کے بعد سب سے بڑی مصیبت ہے اور آپ کی موت تمام حوادث سے بڑھ کر حادثہ ہے۔ لیکن کتاب اللہ صبر پر نیک اجر کا وعدہ لاتی ہے۔ لہٰذا میں آپ پر صبر کر کے وعدہ الٰہی کے ایفاء کو پسند کرتی اور آپ کے لئے طلب مغفرت کرتی ہوں۔ خدا آپ کو اس رخصت کرنے والی کا سلام پہنچائے۔ جس نے آپ کی زندگی سے نفرت کی نہ آپؓ کے حق میں قضائے الٰہی کو برا جانا۔"

تقریر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ:-

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے خلیفہ رسول اللہ ﷺ آپ نے اپنے بعد قوم کو سخت تکلیف میں مبتلا کر دیا۔ آپؓ کے گرد راہ تک پہنچنا مشکل ہے۔ پھر میں آپ تک کیونکر مل سکتا ہوں۔

تقریر سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ:-

سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا:

اے ابوبکر رضی اللہ عنہ خدا آپ پر رحم فرمائے بخدا آپ تمام امت میں سب سے پہلے اسلام لائے اور سب سے زیادہ ایمان کو اپنا خلق بنایا سب سے بڑھ کر کامل الیقین سب سے زیادہ غنی تھے۔ سب سے بڑھ کر نبی ﷺ کی حفاظت کرنے والے اور سب سے بڑھ کر اسلام کے خدمت گزار اور سب سے بڑھ کر اسلام کے دوستدار

تھے اور خلق و فضل و سیرت و صحبت میں آنحضرت ﷺ سے آپ کو سب سے زیادہ نسبت حاصل تھی۔ خدا آپ کو اسلام اور رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے آپ نے اس وقت رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کی جب لوگوں نے تکذیب کی اور اس وقت غم خواری کی جب اوروں نے بخل کیا۔ جب لوگ نصرت و حمایت سے رکے رہے آپ نے اس وقت رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دیا۔ آپ کو خدا نے اپنی کتاب میں صدیق فرمایا اور آپ کی شان میں والذی جاء بالصدق (اور جو سچ لے کر آیا اور جس نے تصدیق کی) فرمایا ہے۔ اس سے مراد آنحضرت ﷺ اور آپ ہیں۔ بخدا آپ اسلام کا قلعہ تھے۔ نہ آپ کی حجت میں غلطی ہوئی اور نہ آپ کی بصیرت میں ضعف آیا۔ جبن آپ کو کبھی چھو بھی نہیں گیا۔ آپ پہاڑ کی مثل مضبوط تھے۔ جسے نہ تند ہوائیں ہلا سکتی ہیں اور نہ اکھاڑنے والے اکھاڑ سکتے ہیں۔ آپ ایسے ہی تھے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ یعنی ضعیف البدن' قوی الایمان' منکسر المزاج' اللہ کے ہاں آپ عالی مرتبت تھے۔ زمین پر بزرگ اور مومنوں میں افضل تھے۔ آپ کے سامنے کوئی بے جا طمع اور ناجائز خواہش نہ کر سکتا تھا۔ آپ کے نزدیک کمزور قوی اور قوی کمزور تھا۔ یہاں تک کہ طاقتور سے لے کر ضعیف کو اس کا حق دلا دیا جائے۔ خدا ہمیں آپ کے اجر سے محروم نہ کرے اور آپ کے بعد ہمیں کو گمراہ نہ کرے۔